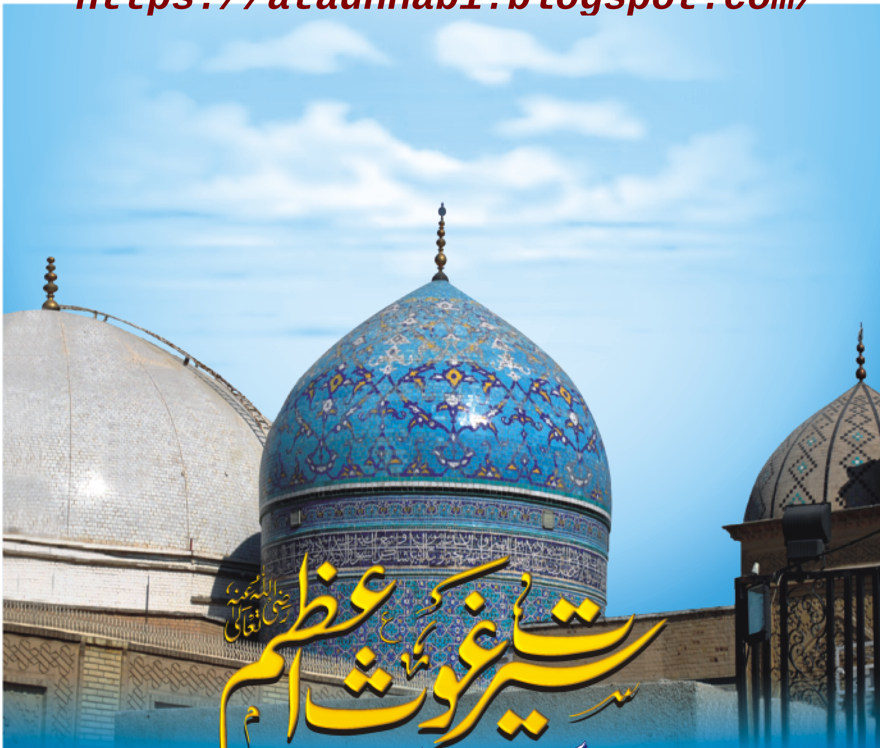


سیرِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی چند جھلکیاں

از

فنا فی الرضا، حضور شمس الفقہا، بدر العلما، سند المحققین، اشہر علم و فن، مرجع علمائے زمن سیدنا حضرت علامہ مولانا

الشاہ مفتی غلام محمد خان صاحب اشہر رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمائش

نواسہ و جانشین مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ مولانا مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ

شعبۂ نشر و اشاعت
الادارۃ السنیۃ
ناگپور (مہاراشٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

سیرتِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند جھلکیاں

تذکرۂ حضرت حماد بن مسلم دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمۂ نظمِ معطّر

از

فنافی الرضا حضور شمس الفقہا، بدر العلما، سند المحققین، اشہر علم و فن، مرجع علمائے زمن سیدنا حضرت علامہ مولانا

الشاہ مفتی غلام محمد خان صاحب اشہر رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمائش

نواسہ و جانشین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ مولانا مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ

ناشر

الادارۃ السنیۃ، ناگپور

۹۳۲۶۱۱۰۷۵۸

نام کتاب۔ سیرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند جھلکیاں

از۔ مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ الشاہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ اشہر علیہ الرحمہ

حسب فرمائش۔ حضرت علامہ مفتی محمد مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ

بموقع۔ جشن غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اظہاریہ۔ مولانا محمد حسان ملک صاحب

کمپوزنگ۔ مولوی احمد رضا قادری، سرفراز احمد خان اشہری

تعداد۔ ایک ہزار/۱۰۰۰

سن اشاعت۔ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ بمطابق فروری ۲۰۱۴ء

ناشر۔ الادارۃ السنیۃ، ناگپور۔ ۹۳۲۶۱۱۰۷۵۸

اظہاریہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الاکرم وعلیٰ آلہ الافخم وبعد

عمدۃ المحققین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ الشاہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ اشہر علیہ الرحمہ جن کی شخصیت عصر حاضر میں کسی محتاج تعارف نہیں بلکہ ان کی نسبت آج بہتوں کا تعارف اور دامن گیروں کی عزت وتوقیر کا سبب ہے۔

حضرت کو اللہ رب العزت نے بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا آپ نے اپنی ۸۵/سالہ زندگی میں تحصیل علم وفضل کے بعد کئی جہتوں سے صحیح دین اسلام یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی قابل قدر، نمایاں اور منفرد خدمات انجام دی ہیں ان میں سے ۳/باتوں کا تذکرہ یہاں بالکل برمحل ہوگا

(۱) تقریباً آدھے ہندوستان یعنی مہاراشٹر، ایم پی ،چھتیس گڑھ، اڑیسہ ، راجستھان، آندھراپردیش، گجرات اور بنگال وغیرہ میں سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ مولانا الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے دورے حضرت ہی کے مرتب کردہ اور آپ ہی کی نظامت میں ہوا کرتے تھے ۔جس میں اشاعت سنیت ورد وہابیت اور بیعت وارشاد کے ساتھ ساتھ کچھ مقامات پر کامیاب مناظرے بھی ہوئے ۔ان علاقوں کے بوڑھے بزرگ آج بھی بھیگی پلکوں کے ساتھ ان واقعات کو سناتے اور مفتیٔ اعظم مہاراشٹر کی بارگاہ میں احسان مندی کی سوغات پیش کرتے ہیں۔ایک آدھ دورے کی رپورٹ "مدنی تجلیات "میں شائع بھی ہوئی تھی لیکن میں اسے کسی اور موقع کے چھوڑتا ہوں۔ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ حضرت اس کارنامے میں ایک امتیازی شان کے حامل ہیں۔

(۲) دارالعلوم امجدیہ جب کہ کرایے کے مکان میں چلتا تھا اس وقت آپ نے بحیثیت ناظم متولی چارج سنبھالا، قدرت نے کرم فرمایا ،سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پناہی شامل حال رہی ،بغداد واجمیر ،مارہرہ وبریلی کا چشمۂ فیض کرابل ابل سیراب کرتا رہا، آپ کی انتھک کوشش وکاوش رنگ لائی، اراکین واحباب کے مخلصانہ تعاون سے تھوڑے ہی عرصے بعد دارالعلوم کے لئے گانجہ کھیت میں ذاتی زمین حاصل کرلی گئی ،سنگ بنیاد کے لئے سیدنا مفتیٔ اعظم ہند تشریف لائے ،بنیاد رکھا، دستور ملاحظہ فرمایا، دستخط کیا، دعائیہ کلمات تحریر فرمائے ،مولیٰ تعالیٰ جلد از جلد اسے یونی

ورسٹی بنادے ،اورادارے کے نام میں ”دارالعلوم امجدیہ“ سے پہلے ”الجامعۃ الرضویہ“ کا اضافہ فرمایا، ہر بات صراحتاً نہیں کہی جاتی ورنہ اشارے، کنائے کا کیا ہوگا، یہ بھی ایک اشارہ تھا، ایک رازتھا جسے اس نے سمجھا جو درون خانہ کا رازدار تھا، جلوتوں سے لیکر خلوتوں تک جس کی پہنچ بھی تھی، طلب بھی تھی، اشارہ یہ تھا کہ تاج نگری میں علوم اسلامیہ کا مرکز قائم کرو، بات اشارے میں کہی گئی تھی، رازدار مفکر بھی تھا، مدبر بھی، پلان تیار کیا، عمل درآمد کی خاطر تگ ودو میں لگے، برسوں کی محنت بارآور ہوئی، ناگپور شہر سے ۲۰ کیلومیٹر دور حیدرآباد ہائی وے پر ”بوتھلی“ میں ۳۲؍ ایکڑ زمین کی خریداری عمل میں آئی، تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوا، ایک طویل وعریض درسگاہی اور رہائشی عمارت تکمیل سے ہم آہنگ ہوئی، جو دیدہ زیب بھی ہے، نظر فریب بھی، دوسرا مرحلہ مسجد کا تھا وہ بھی انجام کو پہنچا، جو ہوادار بھی ہے اور چھت ایسی جو گونج پیدا کرتی ہے، تقریباً ۵۰؍ سال سے یہ ادارہ اوراس کے فارغین وسط ہند اور آس پاس کے صوبوں میں دینی، مذہبی، سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں، جب تک وہ رازدار حیات رہا اس کی ایک ایک سانس ادارے کے لئے وقف تھی، اور جب وصال یار پاکر زندۂ جاوید ہوگئے، تب سے ادارے کے پڑوس میں آرام کرتے ہوئے روحانی سرپرستی فرمارہے ہیں، وہ رازدار ہیں مفتیٔ اعظم مہاراشٹر۔

(۳) ۱۹۶۶ء میں سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ۱۰؍ نکاتی پروگرام میں دسویں نمبر کے پیش نظر ”مدنی تجلیات“ کے نام سے حضرت نے ایک ماہانہ رسالے کا اجرا فرمایا جو ۱۹۶۸ء تک جاری رہا پھر کچھ اس سے زیادہ اہم ذمہ داریوں اور کچھ حالات کی ناسازگاری کی بنا پر بند ہوگیا۔

آپ نے اس مدت میں ۴۰؍ سے زائد مقالات ومضامین تحریر فرمائے، آپ کی تحریر یک رنگی نہیں بلکہ ہمہ رنگ ہے کیوں کہ جب ہم آپ کے مقالات کی فہرست پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں کہیں تو اس وقت کی سیاست کا علم ہوتا ہے، کہیں روحانیت کے دریچے کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں، کہیں اسلامی اخلاق کی بہاریں ساون بھادوں برساتی ہیں، کہیں سائنسی مباحث اور ان سے متعلق اسلامی نظریہ حقائق کو اجاگر کرتا ہے، کہیں چمن منظومات کے یاسمین ونسترن خزاں رسیدہ ذہن وفکر کو مہکاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، کہیں غیر اسلامی نظریات کا تعاقب ان کی وسعت نظر اور مناظرانہ جوہر سے پردہ اٹھاتا ہے، کہیں شیرازیات وغزلیات کی تشریح وتوضیح سے اپنے

ماحول کو سمجھنے اور جینے کا ڈھنگ ملتا ہے، کہیں صحابہ، تابعین، اولیاء وصالحین کی سیرت وحکایات ڈوبتے دلوں کو سہارا دیتی نظر آتی ہیں۔

زیرِ نظر مضمون آپ کی سیرت نگاری وحکایت بیانی کا شاہکار ہے گو کہ ناتمام ہے مگر جتنا ہے کم نہیں، اسے حضرت نے جون ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں شائع فرمایا تھا اور یہی مدنی تجلیات کا آخری شمارہ ہے۔

خدا جانے ۱۳۰۹ھ کے وہ کون سے لمحات تھے، عشق قادریت میں فنائیت کا واصل امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے اپنے آقا غوث اعظم کی نہ جانے کن تجلیات ونوازشات کا نظارہ کرلیا، عشق نے چاہا نئے ڈھنگ سے نذرانۂ عقیدت پیش کیا جائے، قرطاس وقلم سنبھال کر بیٹھے، عنوان رکھا ''نظم معطر''، قلم سیال تھا، فارسی زبان میں لگ بھگ ۶۵ رباعیاں لکھ ڈالیں، اس خوبی کے ساتھ کہ ''ردیف'' کی شروعات حروف تہجی کی ترتیب پر ''الف'' سے ہوتی ہے اور اختتام ''ی'' پر۔

حضرت مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ اس نظم کے تعارف میں رقمطراز ہیں

''سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کا یہ وہ سلسلۂ کلام ہے جو آپ نے سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کو عقیدت مندی، فن شعروسخن، علم وفضل اور رموز دانی کے کمال کے ساتھ ذکر کیے ہیں مندرجہ ذیل اشعار کو ملاحظہ فرمائیے کہ حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب موجود ہیں'' (مدنی تجلیات، مارچ ۱۹۶۸ء، ص ۲)

فنافی الرضا الشاہ مفتی غلام محمد خاں علیہ الرحمہ نے جب اس نظم کو دیکھا، مچل اٹھے، افادیت مسلم تھی، عام کرنے کی تمنا ہوئی، لیکن ہو بہو شائع کرنے سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہوتا اس لئے مارچ ۱۹۶۸ء میں اس کے ترجمے اور مختصر تشریح کا آغاز فرمایا جس کی ۳ر قسطیں سلسلہ وار ''مدنی تجلیات'' مارچ، اپریل، مئی ۱۹۶۸ء کے شماروں میں شائع بھی ہوئی مگر میری شومئ قسمت کہیے یا ذوق تجسس کی کمی کہ اپریل کا شمارہ ناقص ملا اس لئے مارچ اور مئی کے شماروں میں موجود مواد، اکائی کی شکل میں آپ کے ذوق علم کی کسی حد تک تسکین کے لئے پیش ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک بڑے ہی مایہ ناز شیخ طریقت اور استاذ محترم ہیں، حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کسی موقع پر آپ کا مختصر تذکرہ حضرت نے تحریر فرمایا تھا، اور اسے بھی فروری ۱۹۶۶ء کا ''مدنی تجلیات'' اپنے سینے سے لگائے ہوئے۔ آپ کے خوان علم کی اقسام میں اضافے کے لئے یہ تذکرہ بھی کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

مذکورہ سبھی مضامین حضرت کے نواسہ وجانشین مشفق وکرم فرما استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ دام ظلہ علینا کی فرمائش پر شائع کئے جارہے ہیں۔

اگر میں یہاں استاذ گرامی کی بندہ نوازیوں کا تذکرہ نہ کروں تو یہ محسن کشی کے مترادف ہوگا، بندۂ ناچیز نے استاذ گرامی کے خوان علم سے مکمل ایک سال خوشہ چینی کا شرف پایا اس مختصر سے عرصے میں استاذ گرامی نے مجھے ۲ر بڑی ہی اہم چیزوں سے نوازا، ایک تو مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ کی نسبت، دوسری وہ استعداد جس نے مجھے مشفقِ من، استاذ عالی جاہ امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے مختلف علوم کے اکتساب کے لائق بنایا، درسگاہ کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی درس وتدریس استاذ گرامی کا محبوب مشغلہ ہے اور طریقہ بھی منفرد ہے جس کی وجہ سے شائقین علم آپ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں آپ ہر ایک کو برابر نوازتے ہیں یوں تو کئی سارے نام میرے پیش نظر ہیں مگر میں ان میں سے سر دست ایک نام پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو آج کئی جہتوں سے منفرد ہے۔ اور وہ نام ہے شہزادۂ غوث اعظم حضرت علامہ سید عبداللہ ابدال صاحب قبلہ حسینی کا، یقیناً استاذ گرامی نے آپ کو پڑھا کر امت پر عظیم احسان فرمایا ہے۔

استاذ گرامی حفظہ اللہ تعالیٰ، مفتیٔ اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ کے دیگر مقالات ومضامین بھی جدا، جدا یا مجموعی شکل میں منظر عام پر لانے میں کوشاں ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ بھی آپ کے مطالعہ کی میز تک پہونچ جائیں گے۔ جب تک اس سے لطف اٹھائیں اور مفتی

اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ کے بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

پیش نظر کتاب کی کمپوزنگ میرے برادر عزیز احمد رضا قادری (متعلم جامعہ نوریہ) اور عزیز القدر مولانا سرفراز احمد اشہری نے کیا ہے اور انہی کی تنظیم ''الادارۃ السنیہ'' اس کی ناشر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان دونوں کو علم وعمل کی بے پناہ برکتوں سے شادکام فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

فقط

محمد حسان ملک نوری

استاذ: جامعہ نوریہ بالا گھاٹ

مورخہ ۲۳/ ربیع الغوث ۱۴۳۵ھ

۲۴/ جنوری ۲۰۱۴ء، دوشنبہ مبارکہ

نظم معطّر

از:۔ حسان الہند اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ وتشریح:۔ الشاہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ اشہر علیہ الرحمہ

حمد

(۱) حمداً لك یا مفضل عبد القادر	یاذا الافضال
(۲) یا منعِم یا مجمل عبد القادر	انت المتعال
(۳) مولائے بما مننت بالجود علیه	من دون سوال
(۴) امنن واجب سائل عبد القادر	جُد بالاٰمال

ترجمہ:۔

☆ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اے عبدالقادر کے فضیلت دینے والے......اے بزرگیوں اورنکوئی والے(رب تبارک وتعالیٰ)

☆ اے نعمت عطا کرنے والے اوراے خوبی ونکوئی دینے والے عبدالقادر کے......تو بلندو بالا ہے

☆ اے میرے مولیٰ! تونے کیسے کیسے احسان کئے ہیں آپ پر جودو بخشش سے......بغیر مانگے ہوئے

☆ منت واحسان کر اور عطا فرمادے عبدالقادر کے سائل کو......تمناوں، آرزوں کو پوری کر دے

صلوٰۃ

باردز خدا بر جد عبدالقادر	محمود خدا حامد عبدالقادر
باران درودے کہ چکیدہ ز رخش	بارد بسر سید عبدالقادر

ترجمہ:۔

☆ خدائے عزوجل کی طرف سے درود وسلام نازل ہو حضرت شیخ عبدالقادر کے جد اکرم (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ جو اللہ تعالیٰ کے محمود ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزت افزائے حمد ہیں۔

☆ درود وسلام کی بارش جو آپ کے یعنی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے رخ انور سے ٹپکتی ہے وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے سر پر برستی ہے، نازل ہوتی ہے۔

تمہید

یارب کہ دمد ثنائے عبدالقادر　　ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر

ہمزہ بردیف الف آید یعنی　　خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

(نوٹ) یہاں یہ خیال رکھئے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جس ردیف میں سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت کہی ہے چونکہ حروف تہجی کے اعتبار سے رباعیاں "الف" سے شروع ہونا چاہئے تھیں اور "الف" کے بجائے پہلے "ہمزہ" سے شروع ہوئی لہٰذا اس تمہید میں "الف" اور "ہمزہ" کی مناسبت کو بلیغ انداز سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت میں داخل کردیا۔

ترجمہ:۔

☆ اے رب! حضرت عبدالقادر کی مدح وثنا کو کس طرح طلوع کرے یا کیسے شروع ہو یا کون شروع کرے۔

☆ کہ (حروف تہجی سے) ہر حرف عبدالقادر کی ثنا کرتا ہے۔

☆ "ہمزہ" "الف" کی ردیف کی جگہ آپ کی ثنا میں آرہا ہے۔

☆ (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) الف نے اپنے (سیدھے یا کھڑے) قد کو حضرت عبدالقادر کے لئے خم کردیا ہے۔

ردیف الالف

یامن بسناہ جاءعبدالقادر یامن بثناہ یاءعبدالقادر
اذانت جعلتہ کما کنت تشاہ فاجعلنی کیف شاءعبدالقادر

☆اے وہ ذات (یعنی رب تعالیٰ) کہ جس کی علوّ شان کولیکر (اس دنیا میں حضرت شیخ غوث اعظم) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے۔

☆اے وہ ذات جس کی ثنا (وذکر) کے ساتھ (حضرت غوث اعظم شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس دنیا سے رجوع فرمایا۔

☆اے رب! جب کہ تونے ان کو جیسا چاہا بنایا۔

☆تو مجھ کو بھی (حضرت غوث اعظم) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسا چاہتے ہیں بنادے۔

اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منشائے اقدس یہ تھی کہ ان کے مریدین ومعتقدین دونوں جہان میں رحمت وغفران میں ڈھانپ لئے جائیں۔

ربی اربی الرجاءعبدالقادر اذعودنا العطاءعبدالقادر
الدار وسیعۃ وذوالدار کریم بوءنا حیث باءعبدالقادر

☆اے میرے رب! (حضرت غوث اعظم شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے امید کو اور بڑھا دیا ہے۔

☆اس لئے کہ (حضرت غوث اعظم) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنی بخشش وعطا کا ہمیں عادی بنادیا ہے (جس قدر کسی کی طرف سے جودوعطا بڑھتی جاتی ہے، سائل کی امیدیں اس سے اور زیادہ وابستہ ہوجاتی ہیں)۔

☆(چونکہ جودوعطا کی وجہ سے ہم نے بہت سی امیدیں باندھ لی ہیں اس لئے ہماری سب سے بڑی امید وخواہش یہ ہوگی کہ اے ہمارے رب!) دار خلد بہت زیادہ وسیع اور کشادگی

والا ہے اور خلد کا مالک (یعنی تو) بھی بڑا اکرم کرنے والا ہے۔

☆ ہم کو (دار خلد میں) وہ مقام عطا فرما کہ جہاں (حضرت غوث اعظم شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جگہ پائی ہے (یعنی جنت میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرافقت نصیب فرما)۔

ردیف الباء

در حشر گہ جناب عبدالقادر چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر

از قادریاں مجو جداگانہ حساب مدے شمر از حساب عبدالقادر

☆ (اے رب! محشر میں، حضرت غوث اعظم شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے حشر کے موقع پر۔

☆ جب تو حساب کے لئے (غوث اعظم شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کتاب پھیلائے۔

☆ تو قادریوں (حضور غوث اعظم کے محبین و مریدین) سے الگ الگ حساب نہ لے۔

☆ (بلکہ حضرت غوث اعظم شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے حساب میں ہی قادریوں کے حساب کا اندراج شمار کر لے۔

نوٹ:۔ اس رباعی سے حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی حضور غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ مستحکم وابستگی اور کمال عقیدت و محبت کا اظہار ہوتا ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے محبین کے لئے جو کرم کا وعدہ فرمایا ہے اسے گوشۂ نظر میں رکھیں تو یہ رباعی بہت کیف پیدا کر سکتی ہے۔

اللہ اللہ رب عبدالقادر دارد و اللہ حب عبدالقادر

از وصف خدائے تو نصیبت دادند طوبےٰ لک اے محبّ عبدالقادر

ترجمہ:۔

☆ اللہ اللہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رب۔

☆ قسم اللہ کی حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھتا ہے۔

☆ تیرے پروردگار کے (اس) وصف (محبت) سے تجھ کو بھی حصہ عطا کئے ہیں۔

☆ مبارک ہو تجھ کو اے حضرت شیخ عبدالقادر سے محبت کرنے والے۔

یعنی اے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنے والے! تجھ کو یہ محبت کرنا مبارک ہے اس لئے کہ تو ایک ایسی ذات سے محبت کرتا ہے جس سے ان کا پیدا کرنے والا یعنی اللہ عزوجل محبت فرماتا ہے جس کا حاصل یہ کہ خدائے عزوجل کے وصف محبت سے تجھ کو بھی حصہ ملا ہے جو مبارکبادی کے لائق ہے۔

ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبدالقادر	محتاج درت دولت عبدالقادر
از حرمت ایں قدرت و دولت بخشائے	بر عاجز پر حاجت عبدالقادر

ترجمہ:۔

☆ اے رب! حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدرت، طاقت (تیری بارگاہ میں) عجز و انکسار والی ہے۔

☆ حضرت عبدالقادر کا اقبال تیرے در کا محتاج ہے۔

☆ (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی) اس قدرت و دولت کے صدقے کرم فرمادے۔

☆ (مجھ جیسے اس) عاجز پر جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھرپور حاجت مند ہے۔

تنزیل مکمل ست عبدالقادر	تکمیل منزل ست عبدالقادر
کس نیست جزاو در دو کنارایں سیر	خود ختم و خود اول ست عبدالقادر

ترجمہ:۔

☆ (تنزیل بمعنی قرآن حکیم) حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکمل قرآن حکیم ہیں۔

☆ حضرت عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی تکمیل ہیں۔

☆ اس سیر کے دونوں کناروں میں سوائے آپ کے کوئی سیر کرنے والا نہیں ہے۔

☆ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ (اس سیر میں) خود ہی آخر اور خود ہی اول ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ قرآن حکیم نازل ہی اس لئے ہوا کہ مسلمان مکمل طور پر اس میں ڈھل جائیں اور اس میں شک نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مقدسہ اور اس کی عظیم تاثیر کی وجہ سے صحابہ ٔ اکرام وتابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرآن عظیم کی مکمل تفسیر تھے مگر سوال یہ ہے کہ صحبت وتاثیر قرب صحبت کی فضیلت سے محروم رہ کر قرآن حکیم کے ظاہر و باطن پر مکمل طور پر عمل کر کے دکھانے میں آپ کس ذات کو پیش کر سکتے ہیں؟...... یہ صحیح ہے کہ قریب قیامت تک قرآن حکیم پر عمل کرنے والے موجود رہیں گے۔ مگر وہ ذات جو اس تکمیل کے لئے متاع ومثال بن سکتی ہے وہ صرف حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ قرآن حکیم کے ظاہر و باطن پر محرومیٔ صحبت کی تکمیل کے ساتھ مکمل عمل کرنے والا آپ جیسا امت میں کوئی ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ آپ خود ہی امت میں اول اور خود ہی آخر ہیں۔

یہ وہم نہ ہو کہ اس میں صحابہ کرام یا تابعین عظام پر تفضیل ہے۔ ہرگز نہیں، اس تکمیل منزل کے لئے صحبت وتاثیر قرب صحبت کے بعد محرومیٔ صحبت کا مقام ضروری ہے۔

صحابہ کرام تنزیل مکمل تو ہیں کہ قرآن حکیم پر مکمل عامل رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے امت میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ومقام رکھتے ہیں بلکہ تمام امتوں میں افضل ہیں مگر تکمیل منزل نہیں ہیں اس لئے کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ صحبت یافتہ بھی ہوں اور غیر صحبت یافتہ بھی لہٰذا صحابہ ٔ کرام وتابعین عظام میں حضور غوث اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی مثال تلاش کرنا صحیح نہیں قرآن کریم پر عمل کی تکمیل کے لئے صحابہ کرام وتابعین عظام کے علاوہ صحبت سے محروم قیامت تک کے مسلمانوں کو دیکھنا ہوگا اور انہیں میں یہ اکمل ومطاع ذات تلاش کرنی ہوگی تاکہ قیامت تک کے مسلمان محرومیٔ صحبت کی وجہ سے قرآن حکیم پر مکمل ظاہری وباطنی عمل کو ناممکن قرار دینے یا دشوار سمجھ کر بیٹھ جانے کی جراءت نہ کرسکیں اور وہ ذات صرف سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔

در منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حسان الہند اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر
سرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر

مفتیِ شرع بھی ہے قاضیِ ملّت بھی ہے
علمِ اسرار سے ماہر بھی ہے عبد القادر

منبعِ فیض بھی ہے مجمعِ افضال بھی ہے
مہرِ عرفاں کا منور بھی ہے عبد القادر

قطبِ ابدال بھی ہے محورِ ارشاد بھی ہے
مرکزِ دائرۂ سرّ بھی ہے عبد القادر

سلکِ عرفاں کی ضیا ہے یہی درِ مختار
فخرِ اشباہ ونظائر بھی ہے عبد القادر

اس کے فرمان ہیں سب شارحِ حکمِ شارع
مظہرِ ناہی وآمر بھی ہے عبد القادر

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبّر بھی ہے عبد القادر

رشکِ بلبل ہے رضا لالہ صد داغ بھی ہے
آپ کا واصف وذاکر بھی ہے عبد القادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت غوث اعظم کی چند جھلکیاں

ولادت اور ولایت کی خبریں:

آپ کا نام نامی عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہے اور آپ غوثیت کبریٰ کے مرتبہ پر فائز تھے۔

سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت شریفہ اور آپ کے عظیم مرتبہ ولایت پر فائز ہونے کی خبریں آپ کی ولادت سے پہلے اجلّہ اولیاء کرام اپنے اپنے زمانہ میں دیتے رہے چنانچہ شیخ ابومحمد شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''ایک مقبول خلائق ولی اللہ عبدالقادر نامی عراق میں ہوں گے جن کا قیام شہر بغداد میں ہوگا۔''

حضرت شیخ ابومحمد بن علی بن موسیٰ الجون اکثر اپنی مجالس میں ارشاد فرمایا کرتے کہ ''عنقریب خاندان سادات کرام سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو قطبیت وغوثیت کے بڑے مرتبوں پر فائز ہوگا جس کے جاہ وجلال، کمالات وحسنات کا عجم وعرب معترف ہوگا۔''

بھجۃ الاسرار شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا شیخ علی بن وہب کی خدمت میں چند فقراء حاضر ہوئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو انھوں نے عرض کیا کہ ہم عجم کے مسافر ہیں جیلان کے باشندے ہیں حضرت شیخ نے یہ سنتے ہی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ذات کی وجہ سے تمہارے چہرے روشن کردیئے جو عنقریب تم میں سے (مقام جیلان) عراق میں ظاہر ہوگا، بغداد میں قیام فرمائے گا اور

ارشاد فرمائے گا کہ میرا قدم کل اولیاء کی گردنوں پر ہے اور اس کو سب اولیاء زمانہ بحکم الٰہی مانیں گے۔

شرافت خاندان:

اس ذات کی شرافت نسب کا کیا پوچھنا جو سید الکونین رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اولاد اطہار سے حسنی و حسینی ہو سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف سادات کرام سے تھے بلکہ آپ کے آباء واجداد کرام حاملان شریعت وطریقت اور اپنے زمانہ کے کاملین اولیا کرام سے گزرے ہیں تمام افراد خاندان کا ذکر تو ناممکن ہے۔

والد ماجد:

ہاں آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب ضرور اہل زمانہ کی نظر اٹھی اور خیرہ ہو کر رہ گئی۔ آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا ابو صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانۂ نوجوانی سے ہی مجاہدات وریاضات میں مشغول رہے۔ ایک بار آپ دریا کے کنارے تشریف لئے جارہے تھے آپ پر تین فاقے گذر چکے تھے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دریا میں ایک سیب تیرتا ہوا آیا اور آپ کے قریب کنارہ پر آکر ٹھہر گیا حضرت ابو صالح نے اس سیب کو اٹھا کر تناول فرمالیا۔ کچھ ہی دیر بعد آپ کو خیال پیدا ہوا کہ میں نے یہ سیب اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کھایا ہے جو میرے تقوے کو چھلنی کر کے رکھ دے گا بہتری اسی میں ہے کہ اس سیب کے مالک کو تلاش کر کے اس سے معافی طلب کی جائے۔

چنانچہ آپ اسی سمت روانہ ہو گئے جس طرف سے یہ سیب بہتا ہوا آرہا تھا سفر کی سخت تکالیف اور راہوں کی کٹھنائیوں کو سہتے ہوئے آخر اس باغ کے قریب پہنچ ہی گئے جس کے درخت سیبوں سے لدے دریا کے کنارے پانی میں جھکے ہوئے تھے آپ کو اطمینان ہوا کہ یہ سیب اسی باغ کے مالک کا ہے اب معافی طلب کرنے میں کوئی دشواری

نہیں ہوگی۔

یہ باغ حضرت سیدنا سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تھا آپ انکی خدمت میں حاضر ہوگئے اور سیب کھانے کا واقعہ بیان فرما کر عفو کے طلب گار ہوئے۔

حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صورت وشباہت اور حالات معلوم کرتے ہی فوراً سمجھ گئے کہ ذات گرامی معمولی نہیں زبردست فضیلت کی حامل ہے آپ نے حضرت ابو صالح سے ارشاد فرمایا کہ اگر معافی چاہتے ہو تو بارہ برس میری خدمت کرو تو تمہیں معافی دی جائے گی تقوے کی بلندی حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بے چینی تھی آپ نے بارہ برس کی طویل مدت کی خدمت گزاری کو ایک سیب کے لئے قبول فرمالیا جب یہ مدت گذر گئی تو حضرت سید عبداللہ صومعی نے فرمایا: اب ایک اور میری شرط قبول کرو تو تمہیں معافی دی جائے گی وہ یہ کہ میری ایک لڑکی فاطمہ ہے جو نابینا، بہری اور ہاتھ پاؤں سے لُنجی ہے اس کے ساتھ نکاح کرلو۔

حضرت ابو صالح نے بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ ایک نابینا، بہری لُنجی بیوی کے ساتھ نکاح کے کیا اثرات زندگی پر پڑ سکتے ہیں محض معافی کے لئے اسے بھی قبول کرلیا جب نکاح کے بعد حضرت فاطمہ کو شب عروسی میں ملاحظہ فرمایا تو حیران رہ گئے کہ یہ عورت تو نہایت حسین وجمیل، صحیح متناسب الاعضاء، سمیع وبصیر ہے رات بھر الگ رہے صبح کو حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فراست سے جان کر فرمایا کہ اے ابو صالح وہ تمہاری بیوی ہیں جن سے تمہارا نکاح ہوا ہے میں نے نابینا اس لئے کہا تھا کہ اس کی آنکھ نے نامحرم کو نہیں دیکھا، بہری اس لئے کہ کان نے سوائے حق کے دوسرے آواز کو قبول نہیں کیا اور لُنجی اس لئے کہ ہاتھوں سے نامحرم کو چھوا نہیں اور نہ پیروں سے غلط راہ پر چلی ہے حضرت سیدنا ابو صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔

مندرجہ بالا واقعہ سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ایسے والد ماجد کے شہزادے تھے جو جامع شریعت وطریقت اور اپنے زمانہ کے ولی کامل تھے۔ساتھ ہی اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی شریعت وطریقت میں یکتائے روزگار اللہ تعالیٰ کی ولیہ تھیں جن کی پاکیزہ گود میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش ہوئی۔

ولادت شریفہ وزمانہ شیر خوارگی:

زمانۂ حمل ہی میں آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی بزرگی وولایت سے آگاہ ہو چکی تھیں آپ کی والدہ ماجدہ کا چھینک لیکر الحمد اللہ کہنا اور بطن مبارک سے یرحمک اللہ کا جواب آنا ایسا امر نہ تھا جس سے آپ کی والدہ یہ نہ جان لیتیں کہ پیٹ کا بچہ کیسا سعید اور اللہ کا ولی ہے۔

ولادت کی تاریخ میں اختلاف ہے ہم نے اسی قول کو اختیار کیا ہے کہ آپ یکم رمضان ۴۷۰ھ میں مقام جیلان میں پیدا ہوئے۔سنہ تاریخ میں ایک شعر ملاحظہ فرمایئے

ان باذ اللہ سلطان الرجال

جاء فی عشق ومات فی کمال

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کا باز مردوں کا بادشاہ ''عشق'' میں آیا اور ''کمال'' میں وفات پائی عشق کے عدد ۴۷۰ ہیں یعنی ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور ''کمال'' کے عدد ۹۱ ہیں یعنی ۹۱ سال کی عمر شریف میں وفات پائی ۴۷۰ اور ۹۱ کو ملائیں تو ۵۶۱ھ سن وفات ہوتا ہے

حضرت شاہ ابوالمعالی نے یہ تاریخ تحریر فرمائی ہے:

آں کہ ہژدہ ہزار بندہ اوست

غوث اعظم شہ خجستہ نہاد

چوں زباغ حسن چوگل بشگفت

چار صد بود بعد از ہفتاد

یہ مشہور ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیدائش کے بعد ہی زمانہ شیر خوارگی میں بھی رمضان مبارک کے دنوں میں دودھ نہیں نوش فرمایا آپ کے جد اقدس سیدنا نبینا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کا پاس زمانۂ شیر خوارگی میں آپ سے نہ چھوٹ سکا۔

حیرت انگیز واقعہ:

یہ بھی مذکور ہے کہ آپ اکثر دایہ کی گود، جھولے سے غائب ہو جاتے دایہ وغیرہ کا اضطراب بڑھ جاتا اور تھوڑی دیر میں آپ پھر وہیں موجود پائے جاتے۔

ہماری نظر سے یہ روایت بھی گزری ہے کہ آپ حسب معمول ایک دن دایہ کی گود میں آرام فرما رہے تھے کہ اچانک دایہ کی آغوش سے پرواز کر کے سورج تک پہنچ گئے وہاں آپ کے جسم کو سیماب کی طرح حرکت ہوئی دایہ اس واقعہ سے حیران ہی تھی کہ تھوڑی دیر میں آپ پھر دایہ کی گود میں آ گئے دایہ نے اس واقعہ کو راز ہی میں رکھا اور جب آپ جوان ہو کر بغداد میں رونق افروز تھے تو یہ دایہ گیلان سے بغداد پہنچی اور پوچھا اے خورشید ولایت! زمانۂ شیر خوارگی میں آپ میری گود سے پرواز کر کے سورج تک پہنچے تھے کیا وہی کیفیت اب بھی ہوتی ہے؟

آپ نے فرمایا کہ اے مادر مشفق! ہاں۔ اور اب خدائے قدوس کی عنایات مجھ پر اس سے سو گنا زائد ہے عالم شیر خوارگی میں تو اپنی عمر کے تقاضے کی بنا پر اس کی تجلیات کا متحمل نہیں ہوتا تھا بے قرار ہو جاتا تھا اب رب تبارک وتعالیٰ نے مجھے وہ ظرف مرحمت فرمایا ہے کہ ویسی ہزاروں تجلیاں مجھ میں سما جاتی ہیں اور مجھے ذرا بھی جنبش نہیں ہوتی۔

عہد طفلی:

سیدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ بچپن میں اگر میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی

کہ اے مبارک! میری طرف آؤ۔ میں اس آواز کو سن کر ڈر جاتا اور والدۂ ماجدہ کی گود میں چھپ جاتا۔

بھجۃالاسرار شریف میں ہے کہ عرفہ کے دن آپ بچپن میں۔ گھر سے دور نکل گئے ایک گائے نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا اے عبدالقادر! تم اس لئے پیدا نہیں کئے گئے ہو اور نہ تمہیں یہ حکم دیا گیا ہے۔ آپ ڈر کر گھر چلے آئے اور بالا خانہ پر چڑھ کر باہر نظر فرمائی تو ملاحظہ فرمایا کہ لوگ میدان عرفات میں ہیں۔

تعلیم:

آپ بچپن ہی سے بہ شوق مدرسہ تشریف لے جاتے رجال الغیب کے حضرات آپ کے ساتھ ہوتے آپ فرماتے ہیں کہ جب میں مدرسہ میں داخل ہوتا تو سنتا کہ وہی حضرات کہتے ہیں کہ اللہ کے ولی کو جگہ دو۔

تھوڑی ہی مدت میں آپ نے اپنے وطن گیلان میں وہ تمام علوم حاصل کر لئے جو وہاں جاری تھے۔

تعلیم کے لئے سفر:

اور جب اعلیٰ علوم دینیہ کا شوق اور تیز تر ہو گیا تو آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے اظہار شوق فرما کر بغداد تشریف لے جانے کی اجازت طلب کی بغداد اس وقت علوم اسلامیہ کا بہت بڑا مرکز تھا بڑے بڑے علماء، فضلاء، محدثین اور مشائخ طریقت بغداد میں جلوہ فرماتے تھے۔

عبرت:

وہ وقت کتنا عبرت انگیز تھا جب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علوم دینیہ کے حصول کے لئے والدہ محترمہ سے اجازت طلب فرما رہے تھے۔ شوہر کا صدمہ، غوث

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یتیمی، اپنی بیوگی کے تصور سے بظاہر والدہ ماجدہ کے قلب اقدس کا سکون، آنکھوں کی ٹھنڈک، گھر کی آبادی و رونق اسی میں تھی کہ شہزادہ نگاہوں سے کسی وقت اوجھل نہ ہو مگر دین حق کا احیاء، شریعت مطہرہ کا تحفظ، مسلمانوں کی ہدایت وہ غیر معمولی مہمات تھے جس سے آپ کی والدہ ماجدہ غافل نہیں تھیں اسلام کی ذمہ داریوں کا خیال علوم دینیہ کی اہمیت سے آپ اچھی طرح واقف تھیں آپ نے اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت کو دنیا کی پرفریب محبت پر ترجیح دی اور انتہائی صبر وشکر اور صحت مند دینی و مادری شفقت ومحبت کے ساتھ اجازت مرحمت فرما کر سامان سفر درست کیا ۸۰/دینار جو آپ کے والد ماجد کے ترکہ سے موجود تھے ان میں سے آپ کے حصہ کے ۴۰/دینار آپ کی گدڑی میں بغل کے نیچے اس طرح سی دیئے کہ دیناروں کی موجودگی کا تصور بھی نہ ہوسکے اور چالیس دینار اپنے چھوٹے شاہزادے کیلئے محفوظ رکھ لئے اور رخصت کرتے وقت نصیحت فرمادی کہ بیٹا کتنا ہی سخت موقع کیوں نہ ہو خبردار جھوٹ نہ کہنا آپ اپنی والدہ ماجدہ سے یہ عہد کر کے قافلہ کے ساتھ جیلان سے بغداد کے لئے روانہ ہوگئے۔

پہلا امتحان:

جب قافلہ مقام ہمدان سے گزر کر صحرائے ترا تنک میں پہنچا تو اس خطہ کے مشہور سردار ڈاکو احمد بدوی اپنے ساٹھ سوار ڈاکوؤں کے ساتھ قافلہ پر ٹوٹ پڑا خوب قتل و غارت گری کی کچھ ڈاکوؤں نے یکے بعد دیگرے آپ سے پوچھا، میاں! تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے صحیح بیان فرمایا کہ ہاں چالیس دینار میری گدڑی میں بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ وہ یہ سمجھ کر چھوڑ گئے کہ یہ لڑکا ہم پر طنز کرتا ہے ہنستا ہے۔

جب ڈاکو قافلہ لوٹ چکے تو ایک مقام پر اکٹھے ہو کر لوٹا ہوا مال باہم تقسیم کرنے لگے اثنائے گفتگو میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی تذکرہ آیا۔

ایک ڈاکو بولا کہ قافلہ میں ایک لڑکا بھی تھا جس نے باز پرس میں یہ کہا کہ میرے پاس بھی چالیس دینار ہیں دوسرے ڈاکو نے تائید کی کہ مجھ سے بھی اس لڑکے نے یہی کہا تھا۔ سردار ڈاکو احمد بدوی نے حیرانی سے آپ کو بلوایا اور دریافت کیا تمہارے پاس کیا ہے؟

آپ نے پھر وہی جواب دیا کہ ۴۰/دینار بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں۔ سردار بولا، گدڑی کھول ڈالو جب وہ کھولی گئی تو چالیس اشرفیاں نکل آئیں سردار ڈاکو نے کہا، ارے میاں! ۴۰/دینار جو اتنی حفاظت سے بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے تھے کہ کسی ڈاکو کو وہم بھی نہ ہو سکا کہ تمہارے پاس کچھ موجود ہے پھر تم نے کیسے بتا دیئے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم خوفناک ڈاکو ہیں؟

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری والدہ ماجدہ نے رخصت کے وقت مجھ سے عہد لیا تھا کہ کسی حالت میں جھوٹ نہ بولوں میں اسی عہد پر قائم ہوں۔ سردار ڈاکو احمد بدوی یہ سنتے ہی رو پڑا اور کہا کہ اے شاہزادے! ایک تم ہو کہ اپنی والدہ ماجدہ کے عہد کو خوفناک سے خوفناک حالت میں بھی توڑنے کے لئے تیار نہیں اور ایک میں ہوں نہیں معلوم میرا حشر کیا ہوگا۔ اب میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور تمہارے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ اب کبھی یہ فعل نہ کروں گا اور میرے پاس جو کچھ ہے واپس کرتا ہوں۔

جب اس کے ساتھی ڈاکوؤں نے یہ حال دیکھا وہ بھی رو پڑے اور کہا کہ اے سردار! جب ڈاکہ زنی اور چوری میں آپ ہمارے سردار رہے اور ہم آپ کے تابع تو اب رجوع اور توبہ میں بھی آپ کی اتباع کرتے ہیں۔ سب نے توبہ کی قافلہ کا تمام مال و اسباب واپس کیا۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد نوعمری کی برکتوں کا ظہور آپ نے

ملاحظہ فرمایا کہ ۶۰ ڈاکوؤں نے ڈاکہ زنی سے توبہ کی اور لٹا ہوا قافلہ اپنے مال واسباب کی بازیابی سے نہال ہوگیا۔

بغداد شریف کی علمی مصروفیات:

۴۸۸ھ میں بغداد شریف پہنچ کر آپ علوم متداولہ کی تحصیل میں مصروف ہوگئے بڑے بڑے اساتذۂ وقت سے علوم دینیہ کی تکمیل کی آپ کے اساتذۂ کرام کی تاریخ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حضرات جہاں علوم ظاہری میں یگانۂ روزگار تھے وہاں علوم باطینہ سے بھی سرشار تھے۔

حضرت شیخ ابوالوفا علی بن عقیل بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے متعلق امام یافعی نے فرمایا ہے کہ آپ شیخ الحنابلہ اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے آپ کی تصانیف میں ''کتاب الفنون'' چار سو سے زائد جلدوں میں ہے آپ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد تھے۔

حضرت شیخ ابوالخطاب محفوظ ابن حسن کلواذانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اساتذہ سے تھے حضرت شیخ ائمہ وقت سے تھے سیدنا امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک پر مرجع فتاوی تھے اصول میں بہترین تصانیف فرمائیں فن حدیث میں مستند تھے آپ کے مرتبہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وفات کے بعد سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ تمام اساتذہ کے تفصیلی حالات بیان کرنا تو ممکن نہیں ہاں چند اساتذۂ کرام کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت شیخ محمد بن حسن ابن احمد الباقلانی الکرفی (۲) حضرت شیخ ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون رسی (۳) حضرت شیخ ابوبکر بن مظفر بن سوس سمار (۴) حضرت شیخ ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین قاری السراج (۵) حضرت شیخ ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان

کرخی (۶) حضرت شیخ ابو عثمان اسماعیل بن محمد بن احمد بن جعفر (۷) حضرت شیخ ابو طالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر (۸) حضرت شیخ ابو طاہر عبدالرحمٰن بن احمد (۹) حضرت شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اور دوسرے اجلہ ائمہ وقت بھی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اساتذہ کرام میں ہیں۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس انہاک سے علوم دینیہ اور فنون مروجہ کو حاصل فرمایا حیرت انگیز ہے اپنے ساتھ چالیس دینار لائے تھے اور دو تین بار والدہ محترمہ کا کچھ سونا بھیجنا روایتاً معلوم ہوتا ہے مگر سخی ابن سخی صاحب جودوکرم ابن صاحب جودوکرم کے پاس کیا رہتا؟ اکثر خیرات کی نذر ہو گیا آپ کے حالات میں یہاں تک ملتا ہے آپ نے خشک روٹی پانی میں ڈبو کر تناول فرمائی حتی کہ ایسا بھی وقت گزرا کہ آبادی سے باہر تشریف لیجا کر سبزے سے ہی تسکین فرمائی مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ فرمایا تحصیل علوم میں ہمہ تن مصروف رہے اور علوم متداولہ میں کمال حاصل کیا۔

ریاضت ومجاہدہ:

ریاضت ومجاہدہ کے متعلق ممکن ہے نیو ماڈرن طبیعتیں نفرت رکھتی ہوں مگر اس خیال وتصور کا نتیجہ یہ ہے کہ ظاہری طور پر ان کے قول وعمل میں پاکیزگی وصفائی نہیں دیکھی جاسکتی ،دنیا مشاہدہ کرتی ہے کہ ان کی زندگی گھناؤنی، ان کے اقوال بے وزن وناپاک ،ان کے افعال گندگیوں میں آلودہ رہتے ہیں اور ان سب پر طرہ یہ کہ اُن کے مزعومات اُن کو اِن آلائشوں سے نکلنے نہیں دیتے ،شریعت مطہرہ کی ہوا اُنہیں مس نہیں کرتی۔

مجاہدہ وریاضت وہ تزکیہ وتصفیہ ہے جو توجہ الیٰ اللہ و توجہ الی الخلق

دونوں میں نکھار پیدا کر دیتا ہے جس سے بندہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ خدائے قدوس کا قرب حاصل کرے، دوسری طرف وہ معاملات دنیا کو اعلیٰ حسن وخوبی کے ساتھ نپٹنے کی صلاحیت پیدا کرے۔

جن حضرات نے جس قدر اس میں محنتیں فرمائیں اسی قدر انھیں خدائے عزوجل کی جانب سے حصہ نصیب ہوا یا اس کی کریمی نے نواز دیا۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو کچھ عطا فرمایا گیا اسے محض عنایات ربانی ہی کہا جاسکتا ہے مگر اسباب ظاہرہ میں ہماری نظریں جن امور کو دیکھتی ہیں ان میں علوم دینیہ وفنون مروجہ کی تحصیل کے بعد آپ کا بشدت مجاہدہ بھی ہے جس نے آپ کی زندگی میں جِلا، قلب وقالب میں نورانیت پیدا کر دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل شریعت نے آپ کو محی الدین یعنی دین اسلام کو زندہ کرنے والا تسلیم کیا اور اہل طریقت نے آپ کو غوث اعظم مان کر آپ کے قدم اقدس پر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

کیفیات مجاہدہ:

حضرت شیخ ابوالفرح عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ جب میں بغداد آیا اور حضرت غوث الاعظم کے حالات دیکھے تو عالم حیرت میں اپنے آپ کو بھول گیا واپسی میں، میں نے تمام حالات اپنے ماموں حضرت شیخ احمد رفاعی سے بیان کئے آپ نے فرمایا کہ اے بیٹا! اب کسی کو اتنی طاقت نہیں جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو ہے اور جس حال پر وہ ہیں وہ انھیں کی شان کے لائق ہے دوسرے کو وہ قدرت نہیں۔

حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی فرماتے ہیں کہ تمام اہل طریق کی مجموعی قوتوں پر حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت ہی غالب ہے۔

اولیاء اگر گہر باشد تو بحر گوہری
دربدست شان ذرے دادند را کاں توئی (از امام بریلوی قدس سرہ)

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی فرماتے ہیں کہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چالیس برس رہا آپ کا یہ معمول تھا کہ صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے میں نے آپ کی راتوں میں یہ کیفیت دیکھی کہ رات میں اول وقت تھوڑی دیر نماز پڑھنے کے بعد آپ ذکر میں مصروف ہو جاتے جب قریب قریب تہائی رات گزر جاتی تو فرماتے

المحیط العالم الرب الشھید لاحسیب

الفعال الخلاق الخلاق الباری المصور

اسی وقت آپکا جسم دبلا، لاغر ہو جاتا اور پھر بدستور اپنی حالت پر آ جاتا۔ کبھی آپ ہوا میں پرواز کر کے سب کی نظروں سے غائب ہو جاتے پھر دیکھا جاتا کہ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ دو تہائی رات گذر جاتی۔ سجدے اس قدر طویل ہوتے معلوم ہوتا آپ کا روئے مبارک زمین سے ملصق ہو گیا ہے پھر متوجہ و مراقب ہو کر طلوع فجر تک بیٹھے رہتے آپ کو ایک نور ڈھانپ لیتا تھا جس پر کسی کی نظر پڑ گئی تو آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں اسی نور میں آپ غائب ہو جاتے اس کیفیت میں، میں آپ کے پاس برابر **السلام علیکم** کی آوازیں سنتا اور آپ سلام کا جواب دیتے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے کہ پچپن برس تک میں عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں مصروف مجاہدہ رہا لوگوں کو پہچانتا مگر وہ مجھے نہیں پہچانتے تھے پندرہ برس ایسے گذرے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر ایک پیر سے کھڑے ہو کر قرآن حکیم پڑھتا ایک پیر اور ہاتھ دیوار کی میخ میں باندھ دیتا کہ نیند غالب نہ ہو سکے۔

گیارہ برس برج عجمی میں رہا جہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک کھلایا پلایا نہ جاؤں اسی حالت میں چالیس دن گذر گئے چالیس روز کے بعد ایک شخص نہایت عمدہ کھانا لیکر آیا اور سامنے رکھ کر چلا گیا میرے نفس

نے بھوک کی وجہ سے اس کھانے پر سخت میلان کیا مگر میں نے کہا خدا کی قسم میں نے جو عہد کیا ہے اسے ہرگز نہ توڑوں گا، نفس الجوع الجوع پکارتا رہا۔ مگر میں اس کی طرف متوجہ نہ ہوا یہی کیفیت تھی کہ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخدومی گزرتے ہوئے نفس کی آواز سن کر میرے پاس آئے اور دریافت فرمایا کہ یہ آواز کیسی ہے میں نے کہا نفس کی بے چینی ہے مگر روح نہایت سکون و آرام سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہے انہوں نے فرمایا باب الازج تک آؤ یہ کہہ کر وہ چلے گئے مگر میرے دل نے فیصلہ کیا کہ یہاں سے ہرگز نہ نکلوں گا تا آنکہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اٹھو اور ابوسعید کے پاس جاؤ تب میں ان کے پاس گیا دیکھا کہ وہ کھانا لئے میرے منتظر ہیں۔ انھوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے عبدالقادر! تم نے میرے بلانے پر کفایت نہ کی جب تک کہ حضرت خضر نے نہ فرمایا پھر انھوں نے اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر مجھے کھلانا شروع کیا یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا پھر آپ نے مجھے اپنا خرقہ پہنایا۔

شیاطین پر فتح:

حضرت شیخ ابوعمر صریفی کہتے ہیں کہ میں نے خود حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک زمانہ تک میں دن رات ویرانوں میں رہا، بغداد نہیں آیا شیاطین کے گروہ کے گروہ سوار، پیادہ طرح طرح کے ہتھیار لگائے میرے سامنے آ کر لڑتے ،ڈراتے، دھمکاتے ،آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل کو نہایت قوی پاتا اور باطن سے آواز آتی کہ: اے عبدالقادر! ہم تمہارے مددگار اور کمک پر ہیں، گھبراؤ ہرگز نہیں تمہارے اٹھتے ہی یہ سب فرار ہو جائیں گے۔ ایک مرتبہ ایک شیطان میرے پاس آیا اور کہا یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ ایسا کروں گا بہت ڈرایا آخر میں نے ایک طمانچہ اس کے منہ پر ایسا کھینچ مارا کہ وہ خود ہی بھاگ کھڑا ہوا میں **لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** کہتا جاتا تھا اور وہ بھاگتا جاتا تھا۔ ایک بار شیطان آگ کا نیزہ لئے میرے

مقابل آیا اسی وقت ایک صاحب، سفید گھوڑے پر سوار چادر کاندھے پر ڈالے آئے میرے ہاتھ میں ایک تلوار دی شیطان فوراً بھاگا کچھ دور میں نے دیکھا کہ وہ گردش کرتا ہوا اپنے منہ پر خاک اڑا کر کہتا ہے کہ اے عبدالقادر! تم نے مجھے نا امید کر دیا۔ میں نے کہا تو ہمیشہ مردود رہے گا میں تیرے فریب سے اچھی طرح واقف ہوں اور ہر وقت ڈرتا رہتا ہوں یعنی خدائے عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں۔

آپ کے شہزادے حضرت سیدنا ضیاء الدین فرماتے ہیں کہ میں نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک سفر میں مجھے پندرہ دن تک پانی نہ ملا پیاس کی شدت ہوئی دیکھا کہ ابر نے سایہ کیا اور دریا کی مانند کوئی شئے نمودار ہوئی میں اس سے سیراب ہو گیا ابھی میں نے پانی پیا ہی تھا کہ ایک نور ظاہر ہوا جس سے افق روشن ہو گیا جس میں سے ایک صورت نمودار ہوئی اور مجھے پکار کر کہا کہ اے عبدالقادر! میں تیرا پروردگار ہوں اور تجھ پر حرام چیزیں حلال کرتا ہوں جو چاہو اختیار کرو۔ یہ سنتے ہی میں نے **اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم** پڑھا اور کہا کہ اے شیطان! دور بھاگ اتنا ہی کہنا تھا کہ وہ تمام روشنی اندھیرے سے بدل گی اور وہ صورت دھواں ہوگئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ اے عبدالقادر! تم نے اپنے علم کی وجہ سے نجات پائی قسم ہے تیرے پروردگار کی میں نے اس طرح بہت سے اولیاء کو گمراہ کر دیا۔

شیخ طریقت:

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے مشائخ طریقت سے استفادہ کیا مگر وہ شیخ طریقت جو ہمارے سلسلے میں مذکور ہیں سیدنا غوث ابوسعید مبارک مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیخ طریقت تھے سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے فقیہ حنبلی مذہب اور ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے یہ بھی روایت ملتی ہے کہ آپ عہدۂ قضا پر بھی فائز رہے آپ نے اپنا مدرسہ حضور سیدنا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا حضور نے اسے زبردست ترقی دی ایک زمانہ تک اس میں پڑھایا آپ کے بعد آپ کے شاہزادوں نے بھی اس میں تعلیم دی۔امام یافعی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید بڑے زاہد، متورع، صاحب فضائل جلیلہ ومحاسن جمیلہ، قدوۂ اولیاء زماں وزبدۂ مشائخ جہاں اور بلند مقامات وکرامات تھے، صبر ورضا، توکل وتفویض میں قدم راسخ رکھتے تھے، حضرت خضر علیہ السلام کے مصاحب تھے آپ کی وفات عباسی خلیفہ مسترشد باللہ کے زمانہ میں ۵۱۳ھ میں ہوئی۔

ہدایت خلق:

خلق کی ہدایت کا اعلیٰ ذریعہ تو وہ تھا کہ خود سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام علوم ظاہری میں کمال رکھتے تھے آپ کے مدرسہ سے بڑے بڑے فضلاء فارغ ہوئے تفسیر، حدیث فقہ وغیرہ علوم کا سمندر موجزن تھا مگر آپ کے وعظ وبیان کو خاص اہمیت و امتیاز حاصل ہے جس سے خلق نے مختلف درجات کی ہدایتیں حاصل کی۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابتداءً مجھے بیداری و خواب میں اوامر ونواہی ہوتے تھے اور مجھ پر مضامین اس طرح سے غلبہ کرتے تھے کہ میں بے اختیار ہو جاتا تھا اور چپ رہنے کی قدرت باقی نہیں رہتی تھی۔

وعظ و بیان کے سلسلہ میں یہ واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جیسے بھجۃ الاسرار شریف وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بروز سہ شنبہ ماہ شوال ۵۲۱ھ میں ظہر کے وقت میں سرور کائنات رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے ارشاد فرمایا بیٹے! تم وعظ کیوں نہیں کہتے؟ میں نے عرض کیا کہ میں عجمی ہوں فصحاء بغداد کے روبرو کیسے زبان کھولوں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منہ کھولو۔میں نے منہ کھولا۔آپ نے سات مرتبہ اپنا لعاب ذہن مبارک میرے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا وعظ کہو اور

خدا کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ سے بلاؤ۔ حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں میں ظہر پڑھ کر وعظ کیلئے بیٹھ گیا لوگ جمع بھی ہوئے میں نے کچھ کہنا چاہا منہ سے بات نہ نکلی اسی وقت سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تم وعظ کیوں نہیں کہتے؟ میں نے عرض کیا میں کہنا چاہتا ہوں مگر کیا کروں، بات ہی زبان سے نہیں نکلتی۔ فرمایا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا اور آپ نے ۶/ بار لعاب دہن ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ نے ۷/ مرتبہ نہیں ڈالا۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ یہ کہکر میری نگاہوں سے غائب ہو گئے اب کیا تھا قلب و زبان سے معارف و بیان جاری ہونے لگے۔

ابتداً حضور کی مجلس میں تھوڑے لوگ ہوتے تھے پھر اس قدر ہجوم ہوا کہ آپ نے عیدگاہ میں منبر بچھایا جب عیدگاہ بھی ناکافی ہوئی تو شہر سے باہر میدان میں وعظ بلند کیا۔ آپ کی آواز ایسی بلند اور ایسی باکرامت تھی کہ سامنے سے اخیر مجلس تک برابر سنائی دیتی۔

آپ کی مجلس میں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار بھی حاضر ہوتے اور اسلام سے شرف ہو کر اٹھتے روافض و بد مذہب اپنی بد مذہبی سے توبہ کر کے سچے، صحیح العقیدہ، سنی مسلمان بن جاتے، طالب مدارج درجہ ولایت پر فائز ہوتے۔

ایک بار ایک راہب آپ کی مجلس میں آکر مسلمان ہوا اور لوگوں سے بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں اسلام کی حقانیت جمی اور میں نے مستحکم ارادہ کر لیا کہ میں یمن میں جو سب سے زیادہ نیک آدمی ہوگا اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گا اسی خیال میں سو گیا خواب میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرور ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے سنان! بغداد جا اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھ پر مسلمان ہو کہ اس وقت وہ اہل زمین میں سب سے بہتر ہیں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بڑے بڑے مشائخ عراق ،علماء فقہاء ،مفتیان کرام حاضر ہوتے اور اپنے اپنے حصے کے مطابق معارف علوم سے فیض یاب ہوتے حتی کہ جن اور رجال الغیب بھی موجود ہوتے۔

بهجة الاسرار شریف میں شیخ ابوزکریا سے منقول ہے کہ ایک بار آپ کے والد ماجد حضرت شیخ ابولفر نے عزائم کے ذریعہ جنوں کو طلب کیا جنوں کے آنے میں دیر ہوئی جب وہ حاضر ہوگئے تو کہنے لگے کہ جس وقت حضرت غوث اعظم وعظ فرماتے ہوں اس وقت ہمیں مت طلب کیا کرو ہم سب ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ نے تعجب سے پوچھا کہ تم کیوں جاتے ہو؟ جنوں نے کہا: ہم میں سے بہت سے جنوں نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی ہے ان کے فیض سے مستفیض ہوئے ہیں اور ہماری تعداد انسانوں سے زائد ہوتی ہے۔

شیخ ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں ۵۵۷ھ میں حاضر ہوا آپ اثنائے وعظ میں چہرا پھیر کر ارشاد فرمایا کہ میرا کلام ان لوگوں سے ہے جو میری مجلس میں کوہ قاف کے اُدھر سے حاضر ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر شوق ومحبت ہے کہ عنقریب انکی ٹوپیاں اور طاقیہ شوق سے جل جائیں اس وقت آپ کے شہزادے حضرت سیدنا عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے منبر کے قریب قدموں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے معاً اک نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور بے ہوش ہوا ٹھے آپ کی ٹوپی جل اٹھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر سے اتر کر اسے بجھایا اور فرمایا اے عبدالرزاق! تو بھی ان ہی میں سے ہے۔ ناقل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرزاق سے پوچھا آپ بیہوش کیوں ہوگئے؟ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ جب میں نے ہوا کی طرف دیکھا تو مجھے بہت سے لوگ سر جھکائے ہمہ تن متوجہ نظر آئے جو انہماک سے حضور غوث اعظم کا وعظ سن رہے تھے وہ اس قدر کثیر تھے کہ سارا افق ان سے بھرا پڑا تھا ان کے

کپڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی ان میں سے بعض چیختے ہوئے ہوا میں اڑ رہے تھے بعض زمین پر گر رہے تھے اور بعض وہیں تھرا رہے تھے۔

بہر حال سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وعظ میں یہ عام مشاہدہ سے تھا کہ آپ وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ اب ہم قال سے حال کی طرف رجوع ہوتے ہیں ۔تو جب تک بیان قال رہا اصحاب ظاہر نے ہدایت پائی اور جب حال کی طرف آئے تو اصحاب حال نے اپنا اپنا حصہ پایا حال کی طرف رجوع ہوتے ہی لوگوں کی کیفیت متغیر ہو جاتی مضطرب و بے چین بیہوش ہو جاتے بعض کپڑے پھاڑ کر جنگلوں کی راہ لیتے بعض وہ حضرات بھی ہوتے جن کی روحیں قفس عنصری سے پرواز کر جاتیں۔

میرا یہ قدم گردن اولیاء پر ہوگا:

بھتجہ الاسرار شریف میں حضرت شیخ ابو بکر بطائحی کا یہ قول منقول ہے کہ ایک دن انکی مجلس میں اولیاء اللہ کا ذکر تھا آپ نے فرمایا کہ عراق (بغداد) میں ایک شخص عجمی پیدا ہوگا جس کا مرتبہ اللہ عزوجل کے نزدیک بہت بڑا ہوگا۔ جو یہ کہے گا میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے تمام اولیاء اللہ اس کے مطیع ہونگے۔

شیخ ابو یعقوب یوسف ابن ایوب جیلانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ ابو احمد عبداللہ بن علی بن موسیٰ کو یہ کہتے سنا کہ زمین عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ساری مخلوق میں مقبول ہوگا۔اور وہ کہے گا: قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقُبَۃ کُلِّ وَلِی اِللّٰہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ شباب میں اکثر حضرت شیخ ابولوفا کی زیارت کو جاتے اور حضرت شیخ آپ کی بہت تعظیم و توقیر کرتے اور اہل مجلس سے فرماتے کہ: اٹھو خدا کے ولی کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاؤ،ایک دن اپنی داڑھی پکڑ کر حضرت غوث اعظم سے فرمایا کہ اے عبدالقادر جو مرغ بولتا ہے وہ خاموش بھی ہو جاتا ہے مگر تمہارا مرغ قیامت تک بولتا رہے گا جب تمہارا وقت آئے تو اس بوڑھے کو بھی یاد کر

لینا جب آپ نے دوبارہ یہی جملے فرمائے تو ان کے مریدوں نے پوچھا کہ حضور! آپ حضرت عبدالقادر کی اس قدر تعظیم وتوقیر کیوں کرتے ہیں؟ حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ اس جوان (غوث اعظم) کا ایک وقت ہوگا کہ تمام عوام وخواص اس کے محتاج ہوں گے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سب کے سامنے یہ کہے گا قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقْبَۃِ کُلِّ وَلِیِ اِللّٰہ

بہرحال یہ امر خبر متواتر سے ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک دن وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک ارشاد فرمایا قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقْبَہٖ کُلِّ وَلِی اِللّٰہ حضرت شیخ بن ہیتی اسی وقت اٹھے اور منبر پر جا کر آپ کے قدموں کو بوسا دیا اور گردن پر رکھ لئے نیز تمام حاضرین نے اپنی گردنیں جھکا دیں کوئی مقام قریب و دور کا ایسا نہ تھا جہاں کے مشائخ نے اپنی گردن نہ جھکا دی ہو

حضرت شیخ ابوالقاسم عبداللہ بصری فرماتے تھے کہ جب آپ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقْبَہٖ کُلِّ وَلِی اِللّٰہ فرمایا تھا تو میں نے مشرق ومغرب کے اولیاء کرام کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں سوائے ایک شخص عجمی کے جس نے سر نہیں جھکایا جس کی وجہ سے اس کا حال سلب کر لیا گیا جب انھوں نے رجوع کیا تو پھر دوبارہ حال سے مشرف ہوئے۔

منبع تسکین:

شیخ ابوالقاسم عمر بزاز فرماتے ہیں کہ جتنی دیر ہم حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوتے بہت سکون وآرام میسر ہوتا جب آپکی خدمت سے اٹھتے تو وہ سب جاتا رہتا۔

عادات واطوار:

حضرت غوث اعظم بہت بڑے سخی تھی شب کو زیادہ سے زیادہ کھانا پکواتے اور نکالنے کا حکم فرماتے...... مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے...... ضعیفوں، بوڑھوں

کے پاس تشریف رکھتے ......طالب علموں کی کج خلقی پر صبر فرماتے......سریع البکاء......مقبول الدعوات......کثر الھیبت......کریم الاخلاق تھے...... بدگوئی اور غیبت سے دور رہتے ......ہاں کسی سے کوئی امر ناجائز سرزد ہوجاتا تو ناراضگی کا اظہار فرماتے......کبھی سائل کو اپنے در سے محروم نہ رکھتے حتی کہ اپنے جسم مبارک کا لباس بھی اتار کر دے دیتے......توفیق الٰہی آپ کے شامل حال تھی......اور تائید ربانی آپ کی قوت بازو......آداب شرع آپ کی ظاہری زندگی سے عیاں تھے......اور باطنی حالات آپ کے اسرار حقیقت تھے۔

حضرت شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں کہ آپ بہت خوش اخلاق، پاکیزہ نفس اور سخی تھے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا یہی سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ کسی کو غوث اعظم کی بارگاہ میں رسوخ ہے اور نہ مجھے سے زیادہ کسی پر عنایت ہے اگر آپ کے احباب میں سے کوئی آجاتا تو آپ اس کا حال اور اس کے گھر کی کیفیت پوچھتے اور دوستی کے حقوق ادا فرماتے ،اگر کوئی قسم کھاتا تو اسے سچا سمجھتے اور اس کے عیوب سے چشم پوشی کرتے ،آپ کے جیسا کوئی صاحب حیاء نظر نہیں آتا تھا۔

حضرت شیخ ابوالحسن قرشی سے کسی نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صفات پوچھے انھوں نے فرمایا کہ آپ کا چہرہ مبارک نہایت نورانی وتازہ رہتا......آپ نہایت نیک ......خوش مزاج ......اور وسیع الاخلاق تھے ......بہت مہربان اور شفقت والے......اپنے حاضر باشوں کو بہت عزیز رکھتے اگر اس کو رنجیدہ یا متفکر دیکھتے تو مسرور و مطمئن کر دیتے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت، جود و عطا کی جب عام شہرت ہوئی تو ایک چور صاحب کو سوجھی کہ آپ کے گھر بہت مال و دولت ہوگا کیوں نہ کسی شب ہاتھ صاف کیا جائے چنانچہ ایک رات وہ جناب موقع تاک کر حضور غوث اعظم کے

کاشانہ اقدس میں گھس آئے مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی ہو گی کہ تمام گھر چھان لینے کے بعد بھی اس کے ہاتھ کچھ نہ آسکا۔ آخر پریشان ہو کر نکلا چاہتا تھا کہ اندھا ہو گیا الٹی آنکھ گنوا بیٹھا حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس کی ایک ایک حرکت عیاں تھی جب وہ اس مصیبت میں پھنس گیا تو آپ نے خیال فرمایا کہ: یہ مروت سے بعید ہے کہ کوئی ہمارے گھر آسرا لگا کر آئے اور ناکام چلا جائے اگر کچھ ہو تو اسے دیدینا چاہیئے آپ کو معلوم ہوا کہ ایک ابدال کی وفات ہو گئی ہے آپ نے اس چور کو طلب فرمایا اور توبہ وغیرہ کے بعد ایک توجہ سے ابدال بنادیا۔

اس وقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ذاتی نقصان کے لئے یا اپنے ذاتی معاملے میں بجائے سزاوغیرہ کے انعام واکرام ہی فرمادیا۔

مولیٰ تعالیٰ ہمیں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے

آمین بجاہ النبی الامین الکریم وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ گرامی قدر

سیدنا حضرت شیخ حماد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے ذکر جلیل کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا کہ حضرت شیخ حماد بن مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ کے استاذوں میں سے تھے بلکہ یہ بھی مذکور ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی صحبت طریقت میں بھی رہے اور خلافت بھی حاصل فرمائی۔حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی حضرت حماد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت تعریف فرماتے اور آپ کی کرامتوں کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

حضرت شیخ ابوالوفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شخصیت جب بغداد میں رونق افروز ہوتی تو آپ ہی کے یہاں قیام ہوتا اور آپ کی بہت تعظیم فرماتے۔آپ کے مبارک زمانے میں (جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائی مبارک زمانہ ہے) بغداد شریف کے بڑے بڑے علماء، فضلاء اور مشائخ طریقت آپ کی تعظیم وتوقیر کا خاص خیال رکھتے آپ کے سامنے دوزانو مؤدّب بیٹھتے اور آپ جو کچھ ارشاد فرماتے اسے نہایت غور سے سنتے،مشائخ کرام میں اگر آپس میں اختلاف ہوتا تو فیصلہ کے لئے حضرت شیخ حماد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا جاتا۔

علوم ظاہری: جہاں تک حضرت شیخ حماد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم ظاہری کا تعلق ہے اس کے لئے یہ امر نہایت اہم ہے کہ بغداد شریف جیسا مرکز علوم جہاں بڑے بڑے عالموں کا بنام علم ٹھہرنا مشکل ہو وہاں علماء وفضلاء کا مرجع بن جانا، بڑے بڑے فاضل وعلامہ بھی مجلس میں حاضر ہو کر علوم سے فیض یاب ہوں وہی فاضل اجل و امام وقت ہوسکتا ہے جو ہر قسم کے مروجہ علوم میں مہارت رکھتا ہو۔حضرت شیخ حماد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو علماء وفضلاء کے مرجع تھے آپ کے پایۂ علم کے متعلق حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف ابن ایوب ہمدانی کا یہ ارشاد کافی ہے کہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدقیقات متقدمین سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔

علوم باطنی: علوم باطینہ میں بڑے بڑے مشائخ بغداد کو اقرار تھا کہ علم حقیقت کے بیان کرنے اور مریدوں کی تعلیم وتربیت میں آپ اپنے زمانے میں یکتائے روزگار تھے اس کے لئے یہی سند کیا کم ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ذات اقدس آپ کی شاگرد اور علوم باطنی میں آپ کی بہت زیادہ تعریف فرمانے والی ہے۔ تعلیم وتربیتِ طریقت میں خواص سے لیکر عوام تک آپ کو بہت زیادہ مقبولیت تھی بڑے بڑے مشائخ، صوفیہ، فقراء آپ سے استفادہ کرتے رہتے تھے۔ کشف کا یہ عالم کہ کشفِ عام ہی نہیں کشفِ خاص بلکہ دقائق غربیہ پر آپ کو کشف حاصل تھا۔

حضرت شیخ ابونجیب سہروردی فرماتے تھے کہ جن مشائخ بغداد کی خدمت میں، میں حاضر ہوا ہوں ان سب میں زیادہ بزرگ، میں نے حضرت حماد بن مسلم دباس کو پایا۔

اقوال مبارکہ: آپ کا ارشاد ہے کہ

☆ دل تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ دل جو محض دنیا میں مصروف رہے۔

☆ دوسرا وہ دل جو آخرت میں مشغول ہو۔

☆ تیسرا وہ دل جو صرف اللہ تعالیٰ میں مشغول رہے۔

وہ دل جو صرف دنیا میں مشغول رہا وہ زندیق ہوا لہٰذا اپنے دل کو یقین کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہیئے تاکہ اس میں حق تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے قریب راہ، محبت کی ہے۔ یا۔ وہ باتیں جو اس کی محبت میں صفائی پیدا کریں اس طرح کہ روح بغیر نفس کے رہ جائے تو جب تک خود میں نفسانیت دیکھے بزور اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی رکھنے میں جدوجہد کرے جب نفسانیت مٹ جائے تب سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت پیدا ہوگئی۔

کرامتیں: آپ کی کرامتوں کے بارے میں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

اقدس بے بس ہے کہ آپ صاحبِ کرامت تھے۔

ایک بار آپ نے ایک امیر کو جو گھوڑے پر سوار تھا اور نشہ میں چور دیکھ کر تنبیہ کی اس متکبر نے بجائے اس کے کہ حضرت کی نصیحت پر عمل کرتا یا شرمندہ ہو کر خاموش ہو کر گذر جاتا حضرت کو ایک کوڑا مارا۔اس کا مارنا تھا کہ آپ نے فرمایا اے اللہ کے گھوڑے! اسے لے۔ وہ گھوڑا بجلی کی طرح کوند کر پلٹا اور اتنا تیز بھاگا کہ لوگوں کو پتہ ہی نہ چلا کہ کس طرف نکل گیا۔حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ کوہ قاف کے اس طرف مر گیا اور وہیں سے اٹھایا جائے گا۔

خلیفہ مسترشد باللہ کے بعض غلام حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ان میں سے ایک غلام جو خلیفہ سے بہت زیادہ قریب تھا اور خلیفہ اس پر بہت زیادہ مہربان تھا اس سے حضرت فرمایا کرتے کہ میں تیری تقدیر میں قرب الٰہی کا حصہ دیکھتا ہوں تو اب دنیا چھوڑ دے۔ وہ اس ارشاد کی طرف کچھ توجہ نہیں دیتا اور نہ اس کی کوئی فکر کرتا کئی بار آپ نے اس سے فرمایا مگر اس نے نہ سنا۔

آخر آپ نے ایک دن اس سے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کا حکم مجھے تیرے بارے میں یہ ہے کہ میں تجھے دنیا پرستی سے الگ کر کے حق کی طرف پہنچا دوں لہٰذا میں نے برص (سفید داغ) کو حکم دیا ہے کہ وہ تیرے جسم کو ڈھانپ لے آپ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اس کا سارا بدن سفید ہو گیا، حاضرین یہ دیکھ کر حیران ہو گئے وہ غلام اٹھ کر خلیفہ کے پاس چلا گیا خلیفہ نے یہ حال دیکھ کر طبیبوں کو جمع کیا سب نے یہی کہا اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے تب خلیفہ نے حکم دیا کہ اس کا مال واسباب اس کو دے کر محل سے اسے باہر نکال دو۔

جب وہ غلام نکالا گیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور قدم بوسی کے بعد اپنی بیماری اور نکالے جانا کا حال بیان کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا حضرت نے اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک دن حضرت نے اس کا کرتہ اتار کر فرمایا کہ اے برص! تو جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا۔ یہ ارشاد فرماتے ہی اس غلام کا سارا بدن صاف ہو گیا اور تمام سفید داغ مٹ گئے۔

صحت پاتے ہی پھر اس نے دل میں فیصلہ کیا کہ اب خلیفہ کے پاس چلنا چاہیے حضرت اس کی خطرہ پر مطلع ہو گئے اور اس کی پیشانی پر انگلی سے ایک نشان کھینچ دیا، پیشانی کا اتنا حصہ پھر سفید ہو گیا اب اس غلام نے خلیفہ کے یہاں جانے کا خیال ہی ترک کر دیا ساری عمر حضرت کی خدمت اقدس میں رہ کر خدائے قدوس کے قرب میں اپنے حصہ تقدیر کو پہنچا۔

تقویٰ (شرع شریف پر عمل): تقویٰ نام ہی شریعت مطہرہ کے حدود کا ہے بعض لوگ اپنی ہوا خواہی میں شرع شریف کو الگ کرنے کی اس لئے کوشش کرتے ہیں کہ انھیں بے راہ روی کے لئے آزادی مل جائے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

سیدنا حماد بن مسلم دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کمال تقویٰ کیا تھا؟ اسے آپ ذیل کے وقعہ میں ملاحظہ فرمائیں اور وہیں یہ بھی فیصلہ کہ یہی تقویٰ تو شرع شریف کی حدود ہیں۔

ایک مرتبہ آپ حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزار اقدس کی زیارت کے لئے چلے راستہ میں کسی گھر سے ایک لڑکی کے گانے کی آواز سنی فوراً اپنے گھر پلٹ آئے اور اہل وعیال کو جمع کر کے فرمایا کہ کون سا گناہ آج ہوا ہے جس میں، میں پکڑا گیا ہوں، سب نے عرض کیا کہ کوئی گناہ نہیں سوائے اس کے کہ کل ایک برتن مول آیا تھا اس میں تصویر بنی تھی آپ نے فرمایا کہ اسی کی یہ شامت ہے آپ فوراً اٹھے اور اس برتن کی تصویر کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔

سن وفات: آپ کا وطن شام تھا، بغداد شریف کے محلّہ مظفریہ میں سکونت اختیار فرمائی آپ حضرت شیخ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید وخلیفہ تھے آپ کی عمر شریف بہت طویل ہوئی ۵۲۵ھ میں آپ نے وفات پائی اور شونیزیہ میں دفن فرمائے گئے۔ رب تبارک تعالیٰ ہمیں دنیا وآخرت میں ان کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین!

مفتی اعظم مہاراشٹر علیہ الرحمہ کے دیگر مضامین جو عنقریب منظر عام پر آنے والے ہیں

(۱) عجائب انکشاف حصہ اول،دوم (۲) رسالت (۳) ولایت (۴) روحانیت (۵) حالاتِ حاضرہ ...... حافظ شیرازی کے کلام کے آئینہ میں (۶) رفتارِ عالم (۷) دُرویِشاں (نمبر ۵ سے ۷ حافظ شیرازی کے کلام کا ترجمہ وتشریح ہے) (۸) اولیاءاللہ سے عقیدت وعداوت (۹) شہادتِ اسلامیہ امنِ دارین کا پیغام ہے...... اس کا مذاق نہ بناؤ (۱۰) اتحادواتفاق ......تاریخ کربلا کی روشنی میں (۱۱) اتحادِ ملت...... مسلمانوں کی انوکھی خدمات (۱۲) فریب (سیدنا امام غزالی کے مقالہ کا ترجمہ وتشریح ہے) (۱۳) ملتِ اسلامیہ کی آبرومندانہ زندگی (۱۴) ماں باپ کے حقوق (۱۵) زوجین کے حقوق (۱۶) صبر وایثار......خوف ورِجاء کے سایہ میں (۱۷) ذوق وفکر (۱۸) مشن اسکول ......قائم یا جدوجہد (۱۹) ’’اوک‘‘ کا نو بھارتی مضمون ......اسلامیات کے خلاف ہے (۲۰) ہولناک تباہیاں......جڑ سے برگ وبار تک کیڑوں کا ہجوم......ہمارے علماء کیا کر رہے ہیں؟ (۲۱) بلبلا ہٹ نامہ (۲۲) روزہ (۲۳) اسرائیل اور امریکہ کے بدترین منصوبے (۲۴) اردو کی مخالفت ملک کے ساتھ دشمنی (۲۵) دہلی لوک سبھا میں داڑھی اور چوٹی (۲۶) الیکشن کا توبہ شکن موسم (۲۷) عید کی مبارکبادی (۲۸) قربانی اور عید (۲۹) دل کی سالگرہ (۳۰) قربانی پر خوشی اور مبارکبادی (۳۱) مسلمانوں کے قائد کون ہیں؟ (۳۲) چاند تک (۳۳) مجددِ اعظم بریلوی کا کتب خانہ (۳۴) جج اور پونڈ (۳۵) فسادات (۳۶) رمضان شریف کی روحانی قوت (۳۷) واقعۂ معراج (۳۸) درس نظامی اور وقت کے اہم تقاضے (۳۹) سیدنا بلال ابن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴۰) سیدنا کعب ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴۱) سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴۲) حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴۳) عظیم انقلاب کی یادگار۔

منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ

از۔ مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ الشاہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ اشہرؔ علیہ الرحمہ

حسیں ہے کس قدر یارب عقیدت غوثِ اعظم کی
لگاتی ہے کلیجے سے عنایت غوثِ اعظم کی

جمالِ مصطفیٰ کا عکس صورت غوثِ اعظم کی
نشانِ خلق پیغمبر ہے سیرت غوثِ اعظم کی

خوشا وہ دل کہ جس دل میں ہے الفت غوثِ اعظم کی
مبارک وہ نظر جس میں ہے صورت غوثِ اعظم کی

ولایت کے بلند پرواز حیراں ہے بلندی پر
سمجھ میں ہی نہیں آتی ہے رفعت غوثِ اعظم کی

پہونچتی ہے عروجِ لوح تک گہرائی سے دل کی
خدا کے نور سے پر ہے فراست غوثِ اعظم کی

یہ شاہی کیا ولایت بھی یہاں تقسیم ہوتی ہے
نہ جانے اور کیا ہوگی سخاوت غوث اعظم کی

یہاں دنیا سنبھلتی ہے یہاں عقبیٰ سنورتی ہے
لئے ہے وسعتِ دارین ہمت غوث اعظم کی

نہ کر اندیشہ اشہرؔ جسم وجاں کی ناتوانی کا
بہت آگے ہے جسم وجان سے قدرت غوثِ اعظم کی

Published By

AL IDARATUS-SUNNIYAH

Nagpur - 17 Maharashtra
Cell: 09326110758
Email : alidaratussunniyah@gmail.com

Print By : **NIZAMI PRESS**
Hansapuri, Nagpur - 18 M.: 09370258926